ایک اک تصنیف اس کی ہے کہ لعل بے بہا
سیرت و کردارِ معصومینؑ کا سب آئینہ

کربلا سے ہیں تعلق میں کتابیں بے شمار
اور سب کی سب ہیں اپنے آپ میں اک شاہکار

بخش دی تاریخ کو جس نے مسلسل اک حیات
جس میں ہے اسلام کی سمٹی ہوئی کل کائنات

جو 'شہید انسانیت' کی ہے کتاب لا کلام
مقصدِ شبیرؑ کا دیتی رہے گی وہ پیام

زندگی میں جو مصنف کے تھی موضوع تضاد
معترض تھے سب اسیرِ فتنہ و مکر و عناد

اتنی جامع اور تحقیقی ہے وہ تصنیف ہی
سن رہے ہیں اب عدو کے منہ سے بھی تعریف ہی

معترض کو خوبیوں کی اس کی اندازہ نہ تھا
ہوتا کیسے عقل و منطق سے بھلا رشتہ نہ تھا

دین و دانش کے مخالف کا مخالف تھا وہی
سیکڑوں زندہ کتابوں کا مصنف تھا وہی

عالموں کے سید و سردار ملت کے امیں
اے مورّخ اے مفسر کوئی تجھ جیسا نہیں

تو نے منبر کو بنایا مکتبِ عقل و شعور
کر دیا ثابت کہ دیں ہے مذہبِ عقل و شعور

کیسٹیں گویا ہیں، دم پایا تری تقریر سے
کتنے سارق ہاتھ آئے اپنی ہی تحریر سے

مصرعِ تاریخ رحلت عیسوی سن میں لکھا
تھا امام وقت کا نایب سعید عصر تھا

۸ ۸ ۹ ۱ ء

محقق اعظم کی یاد میں

تذہیبؔ نگروری، لکھنؤ

ماہِ اسلام سید العلماءؒ
نیک انجام سید العلماءؒ

حشر تک کے لئے شعور کے نام
حق کا پیغام سید العلماءؒ

مشعلِ راہ ہے ہمارے لئے
آپ کا کام سید العلماءؒ!

نشر کرنے میں زندگی کاٹی
شہ کا پیغام سید العلماءؒ

اب وظیفہ مقرروں کا ہے
آپ کا نام سید العلماءؒ!

آپ کو جو مٹانا چاہتے تھے
وہ ہیں گمنام سید العلماءؒ!

تیرا اخلاق ایک، سب کے لئے
خاص کیا عام، سید العلماءؒ!

کر گئی شمع کو ہوائے اجل
گل سرِ شام سید العلماءؒ

تب سے تذہیبؔ ہوں پڑھا جب سے
تیرا پیغام سید العلماءؒ